www.ShianeAli.com

۱۷
سر پیٹتی اتری شہِ مظلوم کی خواہر
فضہؑ نے کیا فرش سیہ با دلِ مضطر
داخل ہوئے سب اہلحرم گھر میں کھلے سر
سر ننگے حرم بیٹھ گئے آکے برابر
اس فرش پہ تو قافلہ اہلِ عزا تھا
اور سامنے لوٹا ہوا اسباب رکھا تھا

مرثیہ نمبر ۹۲

۱
جب دخترِ خاتون قیامت ہوئی پیدا
شرحِ کتبِ عفت و عصمت ہوئی پیدا
اور شمعِ شبستانِ ہدایت ہوئی پیدا
پیدا ہوئی پر بہرِ مصیبت ہوئی پیدا
پیدائش زینبؑ کی خوشی فوت ہوئی تھی
سامانِ ولادت تھا دیا موت ہوئی تھی

۲
طفلی سے بجز صوم و صلوٰۃ اور نہ تھا کام
لکھا ہے کہ اک صبح وہ معصومہ خوش انجام
زینبؑ کی عبادت پہ ہیں شاہد سحر و شام
مشغول تھی قرآن کی تلاوت میں لبِ بام
دل حق کی طرف حرفوں پہ قرآں کے نظر تھی
چادر جو گری سر سے تو اصلا نہ خبر تھی

۳
اللہ رے پاسِ ادب دخترِ زہراؑ
زینبؑ نے تلاوت کو دیا طول بہت سا
گو صبح تھی پر چشم نہ خورشید نے کی وا
دن دوپہر آیا پہ ہوا مہر نہ پیدا
روپوشیِ خورشید کا باعث تو کھلا تھا
بے پردہ رخِ شمعِ شبستانِ حیا تھا

۴
مسجد میں نبیؐ کے ہوئے اصحاب فراہم
کی عرض محمدؐ سے کہ اے سرورِ عالم
ہر ایک کا منہ فق تھا بیان سحر اُس دم
کچھ کیجیے تدبیر کہ مرتے ہیں بس اب ہم
ہنگام زوال آتا ہے کب نکلے گا خورشید
کیا حشر ہوا نیزے پہ اب آئے گا خورشید

Presented by www.ziaraat.com

۵
کی پھر تو نبیؐ نے یہ دعا با دلِ تغییر
زہراؑ کے ستارے ہیں جو یہ شبرؑ و شبیرؑ
اے جلوہ دہ شمس و قمر مالکِ تقدیر
جن کے مہ و خورشید سے ہے خوب ہی تنویر
ان دونوں کے خاطر تو یہ مہر عطا کر
خورشید جہاں تاب کو اب جلوہ نما کر

۶
جبریلؑ نے آکر یہ نبیؐ سے کہا اس آن
زینبؑ جو نواسی ہے تیری فاطمہ کی جان
محبوب خدا تم کو خدا کا ہے یہ فرمان
سر ننگے لب بام یہ پڑھتی ہے وہ قرآن
زینب کی بھی خاطر ہمیں زہرا کے سبب سے
نکلا نہیں خورشید اسی پاسِ ادب سے

۷
جب تک کہ نہ اوڑھے گی ردا دخترِ حیدرؑ
حصے میں تری آل کے عصمت ہے برابر
خورشید نہ نکلا ہے نہ نکلے گا فلک پر
کس طرح سے دیکھے انھیں خورشید منور
خالق نے ازل سے یہ شرف ان کو دیا ہے
نور ان کا صدا شعشۂ عصمت میں رہا ہے

۸
اب رحلتِ زینبؑ کا یہ ہے واقعہ تحریر
تھا خانۂ زہراؑ جہاں اور حجرۂ شبیرؑ
سجاد کے ساتھ آئی مدینہ میں جو دلگیر
دن رات وہاں روتی تھی وہ شاہ کی ہمشیر
مرتا تھا جواں بیٹا وطن میں جو کسی کا
روتی تھی بیاں کر کے وہ ہمشکل نبیؐ کا

۹
دولھا کوئی بنتا تھا تو کہتی تھی یہ رو کر
بچہ کوئی روتا تھا تو یاد آتا تھا اصغرؑ
بن بیاہا جہاں سے گیا ہی ہے میرا اکبرؑ
کہتی تھی کہ اصغر کو بھی لوں گود میں کیونکر
قاسم کا سدا تذکرہ بالائے زباں تھا
پہروں اسے کبرا کے رنڈاپے کا بیاں تھا

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۰
الغرض کہ زینبؑ کو سدا بھائی کی تھی یاد
گذری یہ خبر اسکو کہ کیا بیٹھا ہے دل شاد
تھا دشمن عابدؑ جو یزید ستم ایجاد
ایک فوج کثیر اب ہے چلے یا رے سجادؑ
وارث ہے وہ تیغ و سپر شاہ ہدا کا
اب تجھ سے عوض لے گا وہ خون شہدا کا

۱۱
یہ سن کے دیا حکم شقی نے سر دربار
زنجیر بھی اور طوق بھی بھاری سا ہو طیار
عابد کو گرفتار کریں جا کے کچھ اسوار
لو مجھ سے وہ اب جنگ کا ہوگا طلبگار
کس بات پہ مغرور وہ ابن شہ دیں ہے
کچھ پہلی اسیری کا مزا یاد نہیں ہے

۱۲
وہ داغ رسن ہاتھوں میں باقی نہ رہے کیا
یہ جانتا گر میں تو سدا قید میں رکھتا
کیا بھول گیا برہنہ پا کانٹوں پہ پھرنا
خیر اب بھی گیا کیا ہے مجھے کچھ نہیں خطرا
پابوس ہوا حلقۂ زنجیر دوبارہ
گردن میں پڑا طوق گلوگیر دوبارہ

۱۳
اک ہاتھ پکڑتا تھا تو تھا ایک گلوگیر
وہ کہتے تھے یاں پوچھوں نہ اب نائب شبیرؑ
عابدؑ یہی کہتے تھے کہ کیا ہے میری تقصیر
اب شام میں ہو جائے گی جو ہونا ہے تعزیر
عابدؑ نے کہا خیر چلو ڈر مجھے کیا ہے
مظلوم کا فرزند تو راضی بہ رضا ہے

۱۴
موجود ہوں حاضر ہوں میں قیدی ہوں تمہارا
زینبؑ کو تو اب قید کرو گے نہ دوبارا
لیکن مجھے بتلاؤ تو یہ جلد خدارا
موجود ہے وہ بھی نہیں کچھ زور ہمارا
گر کام نہیں اس سے تو کہدو یہ خوشی سے
مل آؤں میں ہمشیر حسینؑ ابن علیؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

۱۸
عابد کے سخن کو کوئی خاطر میں نہ لاتا
ناقے پہ اُسی شکل سے بے کس کو بٹھایا
رو رو کے زن و مرد نے ایک شور مچایا
ناگاہ یہ اک شخص نے عابدؑ کو سنایا
کیا بیٹھے ہو ناقے پہ ذرا دیکھو اِدھر کو
ہمشیر حسینؑ آتی ہے کھولے ہوئے سر کو

۱۶
سجاد نے دیکھا تو نظر آیا یہ احوال
ہیں دخترِ زہراؑ نے پریشان کیے بال
چلاتی ہے یا ختمِ رسل دیکھو میرا حال
قیدی ہوا مظلوم میرے بھائی کا ہے لال
اُمّت سے ذرا پوچھو تو کیا اس کی خطا ہے
جو باپ کے فرزند کو پھر قید کیا ہے

۱۷
یہ سنتے ہی اشتر سے گرے عابدؑ مضطر
سر پاؤں پہ زینبؑ کے رکھا اور کہا رو کر
مرقد سے نکل آیا ہے اک دستِ پیمبرؐ
کرتے ہیں تمہیں منع کہ رونا نہیں بہتر
گو لاشۂ اکبرؑ پہ بھی آپ آئیں تھیں رن میں
پر آج خجل مجھ کو کیا تم نے وطن میں

۱۸
رو کر کہا زینبؑ نے کہ اے عاشقِ باری
جب گردنِ حیدرؑ میں رسن بندھی تھی داری
اور گھر سے انھیں لے کے چلا فرقۂ ناری
نرغے نکل آئی تھی مادر بھی ہماری
تم قید میں ہو میرا نکلنا بھی روا ہے
کیا صبر مرا فاطمۂ زہراؑ سے سوا ہے

۱۹
بیتابیٔ زینبؑ سے جو عابدؑ ہوئے لاچار
ایک ناقۂ محمل میں پھوپی کو کیا اسوار
پھر آپ بھی اسوار ہوئے عابدؑ بیمار
گرد ان کے چلے بن کے نگہبان ستمگار
ہر کوچے میں تھا حال عجب بنتِ علیؑ کا
آتا تھا سفر یاد اُسے سبطِ نبیؐ کا

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۲۰
جب منزلِ آفت کی وہ طے کیں سحر و شام
اک باغ میں شب باش ہوئے عابدؑ ناکام
وارد ہوئے سجادؑ حزیں متصل شام
وہ رات تھی زینبؑ کے لئے موت کا پیغام
اللہ سے کہنے لگی ہاتھوں کو اٹھا کر
کیا شام کے بلوہ کو میں دیکھونگی جا کر

۲۱
اُس رات کو زینبؑ رہیں مصروف مناجات
سجادؑ نے رد رو کے یہ زینبؑ سے کہی بات
ناگہ سحر کو رُخ نمایاں ہوئی ہیہات
لو تم کو مبارک ہو برادر کی ملاقات
کس درد سے اب آپ ہیں مشغول دعائیں
مقبول دعا ہو گئیں درگاہ خدا میں

۲۲
زینبؑ نے کہا آیا یقیں اب مجھے بیٹا
پر موت کے آثار کچھ اب تک نہیں یہ کیا
اب آگے یہ ہے مخبرِ اخبار نے لکھا
اس باغ میں بدخواہ تھا اک آلِ نبی کا
تھا باغ پہ ہر خارِ گلستانِ جفا تھا
گلشن کی روش بیلچے سے کھود رہا تھا

۲۳
حال اس نے سنا آمدِ زینبؑ کا جو سارا
اس ظلم کے کہنے کا زباں کو نہیں یارا
زینبؑ کے قریب آیا وہ بیرحم قضا را
زینبؑ کے پسِ پشت پہ وہ بیلچہ مارا
زینبؑ نے کہا ہو گیا سامان قضا را
مشکل میری آساں ہوئی شکر خدا کا

۲۴
قاتل کی طرف دیکھ کے زینبؑ نے سنایا
آگے تو مجھے شمر نے تھا دُرّہ لگایا
گردوں کی ستائی کو عبث تو نے ستایا
بیلچے کا زخم تیرے ہاتھ سے پایا
سو جب حشر کے دن شمر کی فریاد کروں گی
میں حق سے بیاں تیری بھی بیداد کروں گی

تمام شد

Presented by www.ziaraat.com